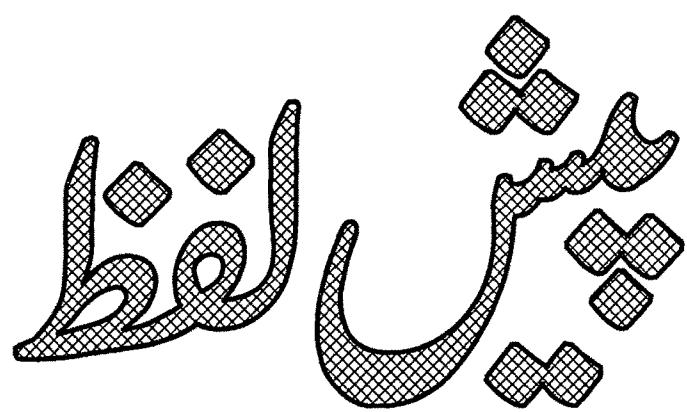


Preface



سرسید کی تحریک کے نقوش ہنوز لوگوں کے ذہنوں کا حصہ تھے کہ لندن کی یونیورسٹی میں تعلیم پار ہے وہ طلبہ کے ذریعے شروع ہوئی بیسویں صدی کے نصف اول کی ترقی پسندادبی تحریک نے عوام کی توجہ اپنی جانب مرکوز کر لی۔ اس تحریک نے جہاں ایک طرف رومانیت کا ظلم توڑا تو دسری جانب وطن سے محبت اور قومی خدمت کا جذبہ بیدار کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب شاعروں نے اپنے کلام کے ذریعے غلامی سے نجات اور سماجی تبدیلی کی خاطر انقلاب آفرین نغمات کے ذریعے عوام کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلایا اور ذہنوں کو عزم و استقلال سے معمور کیا۔ جہد آزادی نے اقتصادی بہتری، سماجی خوشحالی اور سیاسی بیداری کا احساس دلایا۔ اس لیے ہمارے قلمقاروں نے صرف سیاسی پہلو کو ہی اجاگرنہیں کیا بلکہ ہر حال میں زندگی کی خوبصوری کو بھی مد نظر رکھا۔ علی سردار جعفری، ساحر لدھیانیوی، فیض احمد فیض، مجروح سلطان پوری، معین احسن جذبی، جال شاراختر، نیاز حیدر، کیفی عظمی وغیرہ شعراء قابل ذکر ہیں۔ ان شعرا میں ساحر لدھیانیوی اور کیفی عظمی ادبی اور عوامی شعراء میں شمار ہوئے۔ فلموں سے ان کی دائمی ایک بڑی وجہ ہو سکتی ہے۔

کیفی کی شاعری میں ان کی احتجاجی قوت کا مظاہرہ دیکھنے ملتا ہے۔ کچھ ہی لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی اساسی فکران کے فکری رہنمائی و میلان میں کچھ اس طرح جذب و پیوس تھے جو جاتی ہے کہ اس کی اپنی فطرت نفیات اور تحریک کے فکر و نظر میں کچھ ایسا ہم آہنگ ہو جاتے ہیں کہ ان کو الگ کر کے دیکھ پانا ناممکن ہے۔ کیفی عظمی وہ ترقی پسند ہیں جنہوں نے شروعات سے ہی اپنے گھر کے ماحول میں شہادت امام حسین اور انس کے مرثیوں کی گونج کے ساتھ ساتھ زمین دارانہ ماحول اور ظلم و جبراً و ضبط کرنے کے مظالم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور دل سے محسوس کیا بلکہ اس نظام سے انحراف کرتے ہوئے احتجاج کا راستہ اختیار کیا۔ عہد طفیلی میں ہی انہوں نے اپنے اطراف کے ماحول میں فرسودگی و کہنہ پرستی، قید و پابندی، زمین داری، نظام کی سختیوں کا احساس کیا۔